© rasailojaraid.com

نہ حقوقِ زوجیت دیتا ہے، نہ خرچہ دیتا ہے اور نہ طلاق‘‘ تو عدالت نکاح فسخ کر دے گی۔ اگر عدالت کے سامنے آپ کے شوہر نے ثابت کر دیا کہ: ’’میں تو اسے گھر لے جانا چاہتا ہوں، مگر یہ جاتی نہیں ہے‘‘ تو پھر آپ کی درخواست خارج ہو جائے گی۔ (مولانا گوہر رحمٰن، ایضاً، ص ۳۷۸)

طلاق بہ طور ہتھیار

س: شوہر بیوی کے درمیان ناخوش گواری کی کیفیت پائی جاتی ہے۔ شوہر بات بات پر گالم گلوچ کرتا ہے اور بیوی کو اذیت پہنچاتا ہے۔ وہ بات بات پر کہتا ہے کہ میں تجھ کو طلاق دے دوں گا۔ کیا بار بار طلاق کا لفظ دہرانے سے نکاح پر کوئی اثر پڑے گا؟

جواب: اگر کوئی شخص یہ کہے کہ ’میں نے طلاق دے دی‘ تبھی طلاق نافذ ہوگی۔ لیکن اگر وہ بیوی سے ہزار بار کہے کہ میں تجھ کو طلاق دے دوں گا، اس کا کوئی اثر نہ ہوگا۔

اصل میں بعض لوگ طلاق کو ایک ہتھیار کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ ان کے خیال میں بیوی سرکشی پر آمادہ ہوتی ہے تو اس کو قابو میں کرنے کے لیے دھمکی دیتے ہیں کہ میں تجھے طلاق دے دوں گا۔ اس دھمکی سے نکاح پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ لیکن اگر کوئی شخص یہ کہہ دے کہ میں نے طلاق دے دی تو وہ طلاق نافذ ہو جائے گی۔ (مولانا محمد رضی الاسلام ندوی)

قرض کے بدلے میں زکوٰۃ کی ادایگی

س: ایک خاتون زکوٰۃ کی ادایگی کے لیے ہر ماہ کچھ رقم پس انداز کرتی رہی۔ اس دوران کسی ضرورت مند نے قرض مانگا تو اس رقم کو بطور قرض دے دیا۔ اب، جب کہ اس کو زکوٰۃ ادا کرنی ہے اور قرض خواہ رقم واپس نہیں کر رہا ہے اور صورت حال یہ ہے کہ اس کے پاس زکوٰۃ کی ادایگی کے لیے کوئی رقم نہیں ہے۔ اگر قرض میں دی گئی رقم کو زکوٰۃ تصور کر لیا جائے اور قرض معاف کر دیا جائے تو کیا اس سے زکوٰۃ ادا ہو جائے گی؟

ج: بعض فقہا نے اس کی اجازت دی ہے کہ اگر ہم نے کسی کو قرض دیا ہے اور وہ اسے لوٹا نہیں رہا ہے، ہم پر زکوٰۃ فرض ہے تو ہم قرض کو معاف کر دیں اور سمجھ لیں کہ ہم نے زکوٰۃ ادا کر دی۔ لیکن زیادہ تر فقہا اس کو جائز نہیں قرار دیتے۔ ان کا کہنا ہے کہ اس طرح ہم نے حقیقت میں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

زکوٰۃ نہیں دی، بلکہ اپنی ڈوبی ہوئی رقم نکالی ہے۔ زکوٰۃ میں یہ ہوشیاری نہیں چلتی ہے۔ یہ بات سمجھ لینی چاہیے کہ زکوٰۃ اس ایڈجسٹمنٹ سے ادا نہیں ہوگی۔ کسی کو دیا ہوا قرض آپ حاصل کرنے کی کوشش کیجیے، واپس مل جائے تو ٹھیک ہے، نہ ملے تو معاف کر دیجیے، لیکن آپ کے ذمے جو زکوٰۃ ہے وہ آپ کو ادا کرنی ہوگی۔ (مولانا محمد رضی الاسلام ندوی)

استخارہ اور اس پر عمل

س: استخارہ کرنے پر جو خواب نظر آئے اس کی تعبیر کیسے کی جائے؟ کیا کسی ایسے شخص سے، جو خواب کی تعبیر جانتا ہو، پوچھنا جائز ہے؟

ج: استخارہ حدیث سے ثابت ہے۔ استخارہ کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص دو معاملات میں سے کسی ایک کا فیصلہ نہیں کر پا رہا ہے، تو وہ استخارہ کی نماز ادا کرتا ہے، دعا کرتا ہے اور پھر سو جاتا ہے۔ اس بات کا امکان رہتا ہے کہ اس شخص کو اللہ تعالیٰ خواب میں کسی ایک بات کی طرف یکسو کر دے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ وہ شخص استخارہ کے بعد بھی کسی ایک رائے پر یکسو نہ ہو پائے۔ اگر استخارہ کرنے کے بعد اسے کوئی خواب نظر آتا ہے تو اس کی حیثیت ایک عام خواب کی سی ہوگی۔

خواب کی تعبیر ایک مخصوص فن ہے۔ ہر شخص کے لیے اس کی تعبیر بتانا ممکن نہیں ہے۔ کوئی شخص خواب کی تعبیر بتائے تو ضروری نہیں کہ وہ سو فی صد صحیح ہو۔ بعض خوابوں کی تعبیر الٹی ہوتی ہے، مثلاً کسی شخص نے خواب میں اپنے کسی عزیز کے مرنے کا خواب دیکھ لیا۔ اس کا عین امکان ہے کہ اس کی تعبیر یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ اس عزیز کی مدت عمر میں اضافہ کر دے۔ خواب جو دیکھا گیا ہے اس کی تعبیر ویسی ہی ہوگی یا اس کے برعکس۔ دوسرے یہ کہ کوئی شخص اس خواب کی جو تعبیر بتا رہا ہے، وہ صحیح ہے یا نہیں؟ اس کا فیصلہ کرنا ممکن نہیں ہے۔ حدیث میں استخارہ کی اجازت دی گئی ہے۔ استخارہ کیا جا سکتا ہے، لیکن اس کے نتیجے میں ہمیں جو کچھ دکھائی دے، ضروری نہیں ہے کہ وہ ہمارے لیے واجب التعمیل ہو۔ (مولانا محمد رضی الاسلام ندوی)

عارضی مدت کے لیے نکاح؟

س: ایک شخص تعلیم کی غرض سے دوسرے ملک جاتا ہے۔ اس کی تعلیم کی مدت چار سال

© rasailojaraid.com